بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ، عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۱۳ رمضان ۱۳۹۹ھ ، ۶ ظہور ۱۳۵۸ ہش ، ۶ اگست ۱۹۷۹ء	نمبر ۱۷۸

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

خدا کی راہ میں جدّوجہد کرنا سب سے افضل عمل ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر عمل کرتے ہوئے مجاہدہ کرنا ضروری ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

(البقرہ آیت ۱۴۹)

ترجمہ:۔ اور ہر ایک (شخص) کا ایک (نہ ایک) مطمح نظر ہوتا ہے جسے وہ (اپنے آپ پر) مسلط کر لیتا ہے۔ سو تمہارا مطمح نظر یہ ہو کہ تم نیکیوں (کے حصول) میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ تم جہاں کہیں (بھی) ہو گے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ اللہ یقیناً ہر ایک امر پر پورا پورا قادر ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ اِنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ۔ (بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بتاتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں افضل کون ہے؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ صاحب ایمان جو خدا کی راہ میں اپنے نفس اور مال سے جہاد کرتا ہے۔

۲۔ سُئِلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (ترمذی)

ترجمہ:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے فضیلت والا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا خدا کی راہ میں جدوجہد کرنا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اس قسم کے لوگ ہمیشہ گزرے ہیں جو چاہتے ہیں کہ بغیر کسی قسم کی محنت اور تکلیف اور سعی اور مجاہدہ کے وہ کمالات حاصل کرلیں جو مجاہدات سے حاصل ہوتے ہیں۔ صوفیاء کرام کے حالات میں لکھا ہے کہ بعض لوگوں نے آکر ان سے کہا کہ کوئی ایسا انتظام ہو کہ ہم پھونک مارنے سے ولی بن جاویں۔ ایسے لوگوں کے جواب میں انہوں نے یہی فرمایا کہ پھونک کے واسطے بھی تو قریب ہونے کی ضرورت ہے کیونکہ پھونک بھی دور سے نہیں لگتی۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۲۲-۲۲۳)

"جو لوگ چاہتے ہیں کہ انہیں کوئی محنت اور مشقت نہ کرنی پڑے وہ بیہودہ خیال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے دروازوں کے کھلنے کے لئے مجاہدہ کی ضرورت ہے اور وہ مجاہدہ اسی طریق پر ہو جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ جس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اور اسوہ حسنہ ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۱۲)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر میں زیادتی اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پہ سلامت رکھے۔ آمین

کامیابی پر خانہ خدا کا حصہ

مکرم عبد الرؤف صاحب لودھی کوئٹہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

"ان کی بیگم صاحبہ محترمہ زہرہ رؤف صاحبہ نے ایم۔ ایس سی کے امتحان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے امتیازی پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس خوشی میں مبلغ یکصد روپیہ تعمیر مساجد کے فنڈ میں ادا کر دیا گیا ہے"

فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترمہ زہرہ رؤف صاحبہ کی اس کامیابی کو دینی و دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قائدین مجالس!

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ انشاء اللہ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر کو ہوگا۔ مجالس کی سو فیصد نمائندگی کیلئے ابھی سے کوشش شروع کر دیں۔

(معتمد مرکزیہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد، پرنٹر:۔ سید عبد الحی، مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت ...

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۲ رمضان ۱۳۹۹ھ
۶ ظہور ۱۳۵۸ ہش
۶ اگست ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقائے دوام حاصل کرنے کا راز

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں دنیوی زندگی کی ایک بنیادی حقیقت کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے اور وہ حقیقت ہے بھی اتنی مبرہن اور آشکارا کہ جب سے یہ دُنیا معرضِ وجود میں آئی ہے انسان اس کا مشاہدہ کرتا اور خود اپنی ذات میں دوسروں کو اس کا مشاہدہ کراتا چلا آرہا ہے۔ وہ بنیادی حقیقت یہ ہے کہ جو بھی اِس دُنیا میں پیدا ہوتا ہے وہ یہاں پر اپنے قیام کی مدت پوری کرکے موت سے ہم آغوش ضرور ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اِس دُنیا میں اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ اسی بنیادی حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ (آل عمران آیت ۱۸۶، الانبیاء آیت ۳۶، العنکبوت آیت ۵۸)

ترجمہ :- ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے۔

اِس امر کو اچھی طرح ذہن نشین کرانے کے لئے کہ جو بھی اِس دُنیا میں پیدا ہُوا ہے اسے بہرحال مرنا ہے اور اِس دُنیا میں لازمی طور پر اُس کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور یہ کہ موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے کہ کوئی اِس سے بچ ہی نہیں سکتا، اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے :-

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۝ (النساء آیت ۷۹)

ترجمہ :- تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں آپکڑے گی خواہ تم مضبوط قلعوں میں (ہی کیوں نہ) ہو۔

اب یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جب سے دُنیا معرضِ وجود میں آئی ہے ہر انسان دوسروں کو مرتا دیکھتا چلا آرہا ہے اور اپنی باری پر خود موت سے ہم آغوش ہو کر دوسروں کو اس کا مشاہدہ کراتا چلا آرہا ہے۔ تمام انسان ہی اس رُوئے زمین پر اِس کا مشاہدہ کرتے اور اپنی اپنی ذات میں اِس کا مشاہدہ کراتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور اِس کائنات کی صف لپیٹ دی جائے گی اور اُس دورِ وحدت میں صرف خدا تعالیٰ کی ہستی ہی باقی رہے گی اِس لئے کہ انسان یا دوسرے جاندار ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ اِس کائنات کا ذرّہ ذرّہ فانی ہے اور اِس نے بالآخر کالعدم ہو کر رہنا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :-

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ (الرحمٰن آیات ۲۷، ۲۸)

ترجمہ :- ہر ایک جو اِس پر ہے وہ فنا ہونے والا ہے اور تیرے ربّ کی ذات ہی باقی رہے گی جو عزّت وشوکت اور جلال والا ہے۔

ہر چند کہ بجز خدا تعالیٰ کی ذاتِ بے ہمتا کے ہر چیز فنا ہونے والی ہے لیکن سورہ رحمٰن کی اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر فنا وارد ہونے کے سلسلہ میں ایک نوع کے استثناء کا بھی ذکر کیا ہے اور اُس استثناء کے پیشِ نظر سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر صغیر میں اِن آیات کا یہ ترجمہ کیا ہے :-

"اِس (یعنی زمین) پر جو کوئی بھی ہے آخر ہلاک ہونے والا ہے اور صرف وہ بچتا ہے جس کی طرف تیرے جلال اور عزّت والے خدا کی توجہ ہو"

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون ہے جس کو خدائے عزّ وجلّ کی توجہ ایک رنگ میں فنا ہونے سے بچا لیتی ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود اِس استثناء کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے :-

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۵۵)

ترجمہ :- اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں ان کے متعلق یہ مت کہو کہ وہ مُردہ ہیں۔ (وہ مُردہ) نہیں بلکہ زندہ ہیں مگر تم نہیں سمجھتے۔

اِسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورہ آلِ عمران کی آیت ۱۷۰ میں بھی اِس استثناء کو یہ کہہ کر دہرایا ہے کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں تم انہیں ہرگز مُردہ نہ سمجھو وہ تو اپنے ربّ کے حضور میں زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شہداء کو خدا کی راہ میں جان قربان کر دینے کے باوجود اِس لئے زندہ قرار دیا ہے کہ وہ وقت آنے اور مطالبہ ہونے پر خدا تعالیٰ کی راہ میں انتہائی قربانی پیش کر دکھاتے ہیں۔ یہ انتہائی قربانی ہی جسمانی موت کے بعد انہیں خدا تعالیٰ کے حضور میں زندہ رکھنے کا موجب بنتی ہے۔ پھر اِس جہان سے گزر جانے کے بعد خود اِس جہان میں بھی ان کی یاد باقی رہتی ہے اور لوگ علیٰ قدرِ مراتب سینکڑوں اور ہزاروں سال تک ان کی قربانی کی یاد مناتے چلے جاتے ہیں۔ پس فنا سے مستثنیٰ ہونے میں موقع اور محل کی مناسبت سے خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں اپنی استعداد کی آخری حد تک قربانی پیش کرنے کو بنیادی اہمیّت حاصل ہے۔ جو شخص بھی موقع اور محل کی مناسبت سے لبّیک اللّٰھمّ لبّیک کہہ کر اپنی استعداد کی آخری حد تک مطلوبہ قربانی پیش کر دیتا ہے وہ مرنے کے بعد بھی خدا کی جناب میں زندہ شمار ہوتا ہے اور دُنیا میں بھی اُس کی قربانی کے نتیجہ میں دین اور قوم کو جو بقا حاصل ہوتی ہے وہ اُس کی یاد کو دُنیا میں باقی رکھتی ہے اور وہ یاد اس کے لئے اِس دُنیا میں بھی بقائے دوام کا موجب بن جاتی ہے اور وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ کی رُو سے فضلِ ایزدی کے نتیجہ میں اسے فنا سے ایک رنگ میں مستثنیٰ قرار دے دیا جاتا ہے۔

پس اگلے جہان میں ہی نہیں اِس جہانِ فانی میں بھی بڑی حد تک بقائے دوام حاصل کرنے کا راز اپنی زندگی کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کرنے اور اس کے دین کی سربلندی کی خاطر موقع ومحل کی مناسبت سے یہ تقاضائے وقت اپنی استعداد کی آخری حد تک قربانی پیش کرنے میں مضمر ہے۔ اِسی لئے سیّدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درجۂ کمال کو پہنچی ہوئی قربانی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا ہے :-

"پس جو قربانی خدا کے لئے کی جائے وہ ہرگز ضائع نہیں جاتی بلکہ اُس سے ہمیشہ کی بقا حاصل ہو جاتی ہے اِس لئے ہر ایک انسان کو چاہیئے اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کرکے ہمیشہ کی زندگی حاصل کرے ورنہ قربان تو اُس نے ہونا ہی ہے، اگر خود بخود نہ ہوگا تو خدا تعالیٰ کا ہاتھ اسے کر دے گا لیکن اِس طرح اس کا قربان ہونا کسی مصرف کا نہ ہوگا۔ پس مبارک ہے وہ جس نے خود اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کیا اور ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گیا۔ اور ہلاکت ہے اُس کے لئے جسے خدا نے تباہ و برباد کر دیا۔ اِس لئے وہی راہ اختیار کرنا چاہیئے جس سے ہمیشہ کی سلامتی نصیب ہوتی ہے"

(خطبہ فرمودہ ۲۷ ستمبر ۱۹۱۸ء مطبوعہ الفضل ۲۸ ستمبر ۱۹۱۸ء)

درخواستِ دعا

۱ - میری اہلیہ جو کہ عرصہ سے شوگر اور ورمِ پتّہ کے عوارض میں مبتلا ہے۔ چند دنوں سے خون اور پیشاب میں شوگر کی زیادتی کی وجہ سے بہت کمزور ہے اور صحت گر رہی ہے۔ رمضان المبارک کے بابرکت ایّام میں بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اسے شفاءِ کامل وعاجل کے ساتھ پُرسکون اور راحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ (خاکسار گلزار احمد راجپوت گولڈ سمتھ بازار کلاں چنیوٹ)

۲ - جماعتِ احمدیہ چوہڑکانہ کے ایک مخلص دوست مکرم چوہدری محمود احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ زیادہ بیمار ہیں۔ احبابِ سلسلہ سے مکمل صحتیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(میاں غلام احمد سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار چوہڑکانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کی برکات

بکرم مولوی روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ

(۲)

روزوں میں دعا کی قبولیت

جبکہ انسان اپنے رب کے حکم کی تعمیل میں نہ کھاتا اور نہ پیتا ہے اور اپنے دوسرے جائز تعلقات بھی چھوڑ دیتا ہے اور وہ خدائی صفات کو اپنانے اور اختیار کرنے کی انتہائی جدوجہد کرتا ہے۔ مگر انسان ہونے کی وجہ سے ایک وقت تک تو بغیر کھائے پیئے گزارا کر سکتا ہے مگر مستقل طور پر بالکل نہیں۔ چونکہ یہ ساری جدوجہد خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے ہوتی ہے۔ اس لئے کمزور انسان کے عزم و ارادہ کو سراہتے ہوئے اور اس کی کمزوری اور ناتوانی پر رحم و ترس کھاتے ہوئے دعاؤں کی قبولیت سے نوازتا ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے کہ

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

کہ میں دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔

سو اس لحاظ سے رمضان المبارک کے مہینہ کو موسم بہار کے نام سے تعبیر کرتے ہیں کیونکہ موسم بہار میں لگائے ہوئے پودے جلدی جڑ پکڑتے اور ثمر آور درختوں کی کونپلیں نکل آتی ہیں اور درخت ہرے بھرے پتوں سے لد جاتے ہیں۔ اور زمین میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ سو وہ نباتات کو باہر اگلتی ہے۔ کلیاں چٹکتی ہیں اور پھول کھلتے ہیں۔ اور ہر چیز پر نکھار آجاتا ہے اور انسانی دماغ پر بھینی بھینی خوشبو سے وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اور خود بخود طبائع میں بشاشت اور خوشی اور انبساط کا جذبہ بیدار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک صالح بندہ رمضان کے شروع ہوتے ہی اعمال صالحہ کے پودے لگاتا ہے جو خدا تعالیٰ کے حضور شرف قبولیت ہونے کی وجہ سے دلوں کی زمین میں جڑ پکڑ لیتے ہیں اور ایمان کے درختوں کے نئے شگوفے نکل آتے ہیں اور وہ سرسبز اور شاداب پتوں سے لد جاتے ہیں اور ان پر ایک جوبن اور نکھار آجاتا ہے۔ تو روحانی فضا خوشبوؤں سے مہک اٹھتی ہے۔ جس سے عطر بیز ہوائیں انسانی قلوب میں نیا ولولہ اور جوش پیدا کرتی ہیں جو دعاؤں کی قبولیت کے شیریں اور پُربہار پھل دیتی ہیں۔ کیونکہ وعدہ کرنے والا سچا اور برحق ہے۔ آمین

ذکر الٰہی

رمضان المبارک کے مہینہ میں ذکر الٰہی بکثرت ہوتا ہے۔ راتوں کو بھی سربسجود ہونے کا حکم ہے۔ اور یہ تبھی رونما ہوتا ہے۔ جبکہ محبت الٰہی دل میں جاگزیں ہو۔ اس کا اظہار۔ صدقات دے کر اور غریب پروری سے ہوتا ہے۔ اور اسی طرح خداوندی ارشاد کے مطابق انفاق فی سبیل اللہ پر بھی زور دیا جاتا ہے۔ کیونکہ بھوک اور پیاس کو برداشت کرتے ہوئے اس کے اندر بنی نوع انسان سے ہمدردی اور مواسات کا جذبہ موجزن ہوتا ہے۔ جس کی بنا پر ایثار و قربانی کے جذبہ میں قدم آگے ہی آگے بڑھتا جاتا ہے۔ اور ذوق و شوق محبت اور حرارت ایمانی اس کے اندر بے پناہ ہو جاتی ہے۔ اور قربانی کرتے ہوئے خوشی اور انبساط کی لہر اس کے اندر دوڑتی ہے۔ آخر وہ خدا تعالیٰ کی صفات کو اپناتا ہے۔ اور اس کے رنگ میں رنگین ہونا اسے دل و جان سے پیارا ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ہمہ تن جدوجہد بن جاتا ہے۔ آخر وہ اس کی خوشنودی اور رضا سے بہرہ ور ہو جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس جذبہ کو بایں کلمات فرمایا ہے کہ

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر شدّ میزرہ واحیا لیلہ وایقظ اھلہ

جب رمضان کا آخری عشرہ ہوتا ہے تو آپ انتہائی جدوجہد کرتے۔ رات جاگتے اپنے گھر والوں کو جگاتے۔ بلفظ دیگر یجتھد فی العشر الاواخر ما لا یجتھد فی غیرہ۔ یعنی آپ رمضان شریف کے مہینہ کے آخری عشرہ میں اتنی جدوجہد کرتے جو رمضان المبارک کے باقی دنوں میں نہ کرتے تھے۔

روزے رکھنے کا ثواب

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:۔

کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنۃ بعشر امثالھا الی سبع مائۃ ضعف قال اللہ تعالیٰ الا الصوم فانہ لی و انا اجزی بہ۔ یدع شھوتہ وطعامہ من اجلی

ابن آدم کی ہر نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر روزہ صرف اور صرف میرے لئے رکھا جاتا ہے۔ اس لئے اس کی جزا میں خود ہوں۔ کیونکہ انسان اپنا کھانا اور خواہشات میرے حکم کے ماتحت چھوڑتا ہے۔ سو روزہ خدا کے لئے ہوتا ہے۔ اور اس کی خاطر رکھا جاتا ہے۔ اور انسان چونکہ میری مشابہت اپنے اندر پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے اس کا بدلہ میں ہی دوں گا یا میں ہی ہوں گا۔ یعنی اپنی حیثیت کے مطابق بدلہ دوں گا۔ سو اگرچہ روزہ رکھنا پُرعظمت ہے۔ ویسے اس کا بدلہ یعنی ثواب بھی نہایت عظیم الشان ہے۔ خدا تعالیٰ اس انعام سے ہر ایک کو نوازے۔ اللّٰھم آمین

روزے رکھنے والے کی منہ کی خوشبو

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک (مشکوٰۃ)

روزے رکھنے والے کے منہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہوتی ہے۔

ان کلمات میں روزے دار سے جو محبت و پیار خداوند تعالیٰ کو ہے۔ اس کا اظہار نہایت لطیف پیرایہ میں کیا ہے کیونکہ روزہ دراصل اس کی خاطر رکھا اور نبھایا جاتا ہے

روزہ ڈھال ہے

روزہ گناہوں کے لئے بطور ڈھال ہے جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

الصیام جنّۃ واذا کان صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احدٌ او قاتلہ فلیقل انی امرءٌ صائمٌ (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ)

روزے ڈھال ہوتے ہیں جب تم میں سے کوئی روزے دار ہو تو بیہودہ اور لغو باتیں نہ کرے اور نہ شور مچائے اور اگر کوئی گالی دے یا لڑائی کرے۔ تو روزے دار کو یہ کہنا چاہیئے کہ میں روزہ دار ہوں۔

اس میں لفظ جُنّۃ کے یہ معنے کئے گئے

وقایۃٌ کالسترس من المعاصی فی الدنیا و من النار فی العقبیٰ

گویا ڈھال گناہ کے مقابلہ میں اس دنیا میں ہے اور قیامت کے دن آگ کے مقابلہ میں ڈھال ہوگی۔ یعنی روزہ رکھنے سے انسان بدعادات اور لغو خیالات سے محفوظ ہو جاتا ہے

اسی طرح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ کم از کم ایک گناہ ہر رمضان المبارک کے مہینہ میں چھوڑ دینا چاہیئے۔ اس برائی کے عوض ایک نیکی کو اختیار کر لینا ضروری ہے اور پھر اس کا اظہار بھی کسی کے سامنے نہیں کرنا چاہیئے۔ گویا اس طور و طریق سے بھی روزہ کا ڈھال ہونا پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا۔ نیز اگر کوئی روحانی بیماریوں سے بچتا ہے۔ اس کے اخلاق کی اصلاح ہوتی ہے تو لازماً وہ جسمانی بیماریوں سے بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔ مثلاً ذیابیطس کے بیماروں کے لئے روزہ بہت مفید ہوتا ہے۔ اور ذیابیطس کے مریضوں سے ۸۰ دن کے روزے رکھائے جاتے ہیں۔ پس اگر روزہ ڈھال ہے تو ہر شیطانی حرکت کے لئے ڈھال ہے۔ ڈھال کو لے کر انسان اسی جگہ کھڑا نہیں رہتا بلکہ بڑی دلیری سے آگے بڑھتا اور مسابقت کی روح اپنے اندر پیدا کر لیتا ہے اور پھر خدا کے قرب میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا جاتا ہے۔ چنانچہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ

"وہ تمام عبادات جن کا تعلق رمضان سے ہے اگر تم بجا لاؤ گے تو تین باتیں تمہیں حاصل ہونگی۔ تین برکتوں کے تم وارث ہوگے۔ اور وہ تین برکتیں یہ ہیں کہ تمہیں ہدایت ملے گی۔ ہدایت تمہارے دلوں میں بشاشت پیدا کرے گی۔ اور یہ شوق پیدا کرے گی۔ کہ ہدایت کے اس مقام پر ٹھہرنا تو ٹھیک نہیں جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ استعداد دی ہے کہ ہم ہدایت کی سیڑھیوں پر درجہ بدرجہ بلند سے بلند تر ہوتے چلے جائیں۔ تو پھر ہمیں آگے چلنا چاہیئے۔ اور مزید رفعتوں کو حاصل کرنا چاہیئے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ نومبر ۱۹۶۷ء)

روزہ کھولتے وقت دو قسم کی خوشیاں ہوتی ہیں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف کے مہینے میں روزے رکھنے کی تحریص و ترغیب اس پیارے انداز میں بیان فرمائی ہے کہ خود بخود دل روزے رکھنے کی طرف رغبت اسکے انعامات کے حصول میں بصد شوق و ذوق حرکت کرتا ہے۔ سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دلربا الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:

للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه

یعنی روزہ دار کو ایک خوشی تو افطاری کے وقت ہوتی ہے اور دوسری اپنے رب کی ملاقات کے وقت۔

جب سارے دن کا بھوکا پیاسا رہ کر روزے دار خدا تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں روزہ افطار کرتا ہے۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دل شکر کے جذبات سے بھر جاتا ہے۔ اور پھر اور زیادہ بہتر صورت میں تعمیل احکام میں لگ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ روزوں کے ماحصل کو خدا تعالیٰ کے قرب کی صورت میں یا پھر انا اجزی بہ کے قول کے مطابق اپنے خداوند تعالیٰ کو پا کر مسرت محسوس کرتا ہے۔ یہ بھی انسانی عادت ہے کہ جب جد و جہد اور پوری کد و کاوش کے بعد ایک پر عظمت انعام کو حاصل کر لیتا ہے اور پوری اور نمایاں کامیابی سے دوچار ہو جاتا ہے۔ تو پھر وہ پھولا نہیں سماتا۔

الغرض جب روزہ دار نے کھانا پینا چھوڑا تو بھی خدا تعالیٰ کی رضامندی کے لئے تھا اور جب دوبارہ کھانا کھایا تو بھی خدا تعالیٰ کی رضامندی مطلوب تھی۔ جب وہ اس حقیقت سے آشنا ہو جاتا ہے۔ تو بھی اس کی خوشی و مسرت کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ جب اپنے روزوں کے نتائج کو دیکھتا ہے تو بھی خوشی سے بھر جاتا ہے۔ وہ نتائج یا قرب الٰہی کے رنگ میں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ یا پھر مکالمات و مخاطبات کے طور پر متشکل ہوتے ہیں۔

رمضان المبارک میں ہر رات خدا کی طرف سے آواز آتی ہے نیکی کرنے والو نیکی کرو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مندرجہ ذیل ارشاد کتنا پیارا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ:

وينادي منادٍ يا باغي الخير اقبل ويا باغي الشر اقصر ولله عتقاء من النار وذالك كل ليلة

منادی کرنے والا ہر رات یہ اعلان کرتا ہے اے نیکی کے متلاشی نیکی کی طرف متوجہ ہو اور اے برائی کا ارادہ کرنے والے تو برائی سے رک جا۔

چنانچہ یہی پر کشش آواز روحانی طور پر کئی لوگوں کو رمضان شریف کے مہینہ میں آگ کے عذاب سے نجات دلانے کا باعث بن جاتی ہے اور یہ واقعات ہیں جو ناقابل تردید ہیں۔ اور اسی طرح کئی آوارہ گرد اور آزاد منش لوگ اس مہینہ میں نیکوکار بن جاتے ہیں۔ اس آواز سے متاثر ہو کر عذاب جہنم سے نجات پا جاتے ہیں۔ کیونکہ رمضان المبارک کے مہینہ کے نزول کے ساتھ ہی ماحول بدل جاتا ہے۔ ہر طرف ذکر الٰہی ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی ہوتی ہے اور وعظ و نصیحت کی محافل قائم کی جاتی ہیں۔ پس یہ مبارک مہینہ نیکی کی نداء کا مظہر ہوتا ہے۔

بُری مجالس سے پرہیز کرنا لازمی ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ روزہ رکھ کر جھوٹ وغیرہ بدیوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ

من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع طعامه وشرابه۔ (بخاری)

جو شخص (روزہ دار) جھوٹ بولنے اور اس پر عمل کرنے سے پرہیز نہیں کرتا تو پھر اس کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی اللہ تعالیٰ کو کیا پرواہ ہے۔

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ اگر صحت مند اور تندرست۔ صحت کو خراب کرنے والی اشیاء سے پرہیز نہیں کرے گا۔ تو یقیناً اس کی صحت برباد ہو جائیگی سو اس بارہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ایک ارشاد درج ذیل ہے۔ تحریر فرمایا۔

"روزے وہ رکھو جو قرآن نے بتلائے ہیں ..... قرآن کریم تم سے بھوکا رہنے کا مطالبہ نہیں کرتا۔ روزے کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔ روزہ اس لئے مقرر کیا ہے تا کہ تمہارے اندر تقویٰ اور اخلاق فاضلہ پیدا ہوں۔ پس اگر تم روزہ رکھتے ہو اور یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوتا تو معلوم ہوا کہ تمہاری نیت درست نہیں۔ اور تم روزے نہیں رکھتے بلکہ تم اپنے آپ کو بھوکا رکھتے ہو۔ اور خدا تعالیٰ کو تمہارا بھوکا رکھنا تو مطلوب نہیں"

بغیر وجہ روزہ چھوڑنا ممنوع ہے

خداوندی احکام کو بغیر معقول وجہ کے چھوڑنا بغاوت ہے جو قابل سزا ہوتی ہے۔ اس واسطے روزوں کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائے ہیں کہ

من افطر يوماً من رمضان من غير رخصة ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر كله (مشکوٰۃ ص۱۷۷)

جس نے رمضان المبارک کے ماہ کے ایک دن کا روزہ بغیر کسی وجہ اور مرض کے چھوڑا تو اگر وہ ساری عمر بھی روزے رکھے تو اس کا بدل نہیں ہو سکتے۔

اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے روزوں کی قدر و منزلت اور اہمیت بیان فرمائی ہے۔ کہ اگر کوئی حیلے بہانے کر کے ایک روزہ بھی چھوڑتا ہے۔ تو وہ اس وعید کا مورد ہو گا جو روزہ نہ رکھنے والوں کے لئے مقرر ہے۔ کیونکہ روزوں کو مقرر کرنے والی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس کو سمجھانے کے لئے بایں الفاظ بھی اظہار مثال بیان کیا جا سکتا ہے کہ جب کوئی باغی گورنمنٹ کے حکم کو نہیں مانتا تو وہ قابل گرفت اور سزا ہوتا ہے۔ (باقی)

حقیقی پاکیزگی کیلئے تین امور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"حقیقی پاکیزگی تب حاصل ہوتی ہے جب انسان گندی زندگی سے توبہ کر کے ایک پاک زندگی کا خواہاں ہو اور اس کے حصول کے لئے صرف تین باتیں ضروری ہیں۔

۱۔ ایک تدبیر اور مجاہدہ کہ جہاں تک ممکن ہو گندی زندگی سے باہر آنے کی کوشش کرے۔

۲۔ اور دوسری دعا کہ ہر وقت جناب الٰہی میں نالاں رہے تا وہ گندی زندگی سے اپنے ہاتھ سے اس کو باہر نکالے اور ایک ایسی آگ اس میں پیدا کرے جو بدی کے خس و خاشاک کو بھسم کر دے۔

۳۔ تیسرا طریق صحبت کاملین و صالحین ہے کیونکہ ایک چراغ کے ذریعہ دوسرا چراغ روشن ہو سکتا ہے"

(لیکچر سیالکوٹ ص۳۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۵۲ سال پہلے — ۶ راگست ۱۹۲۷ء

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنیوالے "ورتمان" کے خلاف جماعت احمدیہ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامیاب جدّوجہد

ملک کے مسلم پریس کی طرف سے حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ کی خدمات کو خراج تحسین

۱۹۲۷ء کا سال مسلمانانِ ہند کے جذبات کے نازک آبگینے کے چُور چُور کئے جانے کا سال تھا اس سال ایک بد باطن ہندو کی طرف سے کتاب "رنگیلا رسول" کی اشاعت سے لگایا ہوا کاری زخم ابھی تازہ تھا اور اس کے مصنّف کے خلاف مقدمہ زیر سماعت تھا کہ امرتسر کے ہندو رسالہ "ورتمان" نے مئی ۱۹۲۷ء میں ایک انتہائی دلآزار مضمون شائع کیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواجِ مطہرات پر انتہائی غلیظ الزامات لگائے گئے تھے۔ اس مضمون کے چھپتے ہی حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے عشقِ محمدیؐ میں سرشار اور بے قرار ہو کر ایک بہت پُرشوکت الفاظ میں ایک پوسٹر رقم فرمایا جو کہ راتوں رات سارے ہندوستان کے در و دیوار پر چسپاں کر دیا گیا۔ یہ پوسٹر ملک میں لگنے کی دیر تھی کہ ہندوستان کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک مسلمانوں میں زبردست ہیجان پیدا ہو گیا۔ حکومت فوراً حرکت میں آئی اور حضور رضؓ کا یہ پوسٹر فوراً ضبط کر لیا گیا مگر مسلمانوں کی اشک شوئی کے لئے ساتھ ہی "ورتمان" کا وہ پرچہ جس میں توہینِ رسالت کا ارتکاب کیا گیا تھا، ضبط کر لیا اور اس کے مضمون نگار کے خلاف مقدمہ چلانے کی تیاری کی گئی۔ اس دوران میں حضور رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے تحت پورے ہندوستان میں ایک روز زبردست جلسے کئے گئے اور مسلمان اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے متحد ہو گئے۔ حکومت نے "ورتمان" کے ایڈیٹر پر مقدمہ چلانے کا اعلان کیا تو ہندوؤں نے ساتھ ہی حکومت کو بھڑکایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں پوسٹر لکھنے پر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ پر بھی مقدمہ چلایا جائے مگر حکومت مرعوب نہ ہوئی اور چیف جسٹس نے ورتمان کے خلاف مقدمہ ایک جج کے سپرد کر دیا۔ اس فیصلے کی خبر ملتے ہی حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ نے حکومت کو تار دی جس میں اس طرف توجہ دلائی گئی کہ یہ اہم مقدمہ ایک سے زیادہ جج صاحبان سنیں۔ یہ معقول مطالبہ حکومت کو منظور کرنا پڑا اور چیف جسٹس صاحب جو کہ رخصت پر جا رہے تھے بمبئی سے واپس آ گئے اور یہ مقدمہ ڈویژن بنچ کے سپرد کر دیا گیا جس نے آج سے ۵۲ سال قبل ۶ راگست ۱۹۲۷ء کو یہ فیصلہ دیا کہ ورتمان کے مضمون نگار نے دفعہ ۱۵۳-الف کے تحت بانیٔ اسلام کی ہتک کا جرم کیا ہے لہذا اسے ایک سال قید بامشقت اور پانچ سو روپیہ جرمانہ اور ایڈیٹر کو چھ ماہ قید سخت اور اڑھائی سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے اس فیصلے پر مسلمان خوش ہوئے اور بہت سے لوگوں نے حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو مبارکباد کے تار بھی دیئے مگر آپ نے ایک سچے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مومنانہ فراست کا اظہار کرتے ہوئے یہ دل ہلا دینے والا بیان دیا۔ آپؓ نے فرمایا:

حضرت خلیفة المسیح الثانی کے جذبات

"میرا دل غمگین ہے کیونکہ میں اپنے آقا، اپنے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک عزت کی قیمت ایک سال کے جیل خانہ کو قرار نہیں دیتا۔ میں ان لوگوں کی طرح جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والے کی سزا قتل ہے ایک آدمی کی جان کو بھی اس کی قیمت قرار نہیں دیتا۔ میں ایک قوم کی تباہی کو بھی اس کی قیمت نہیں قرار دیتا۔ میں دنیا کی موت کو بھی اس کی قیمت نہیں قرار دیتا بلکہ میں اگلے اور پچھلے سب کفار کے قتل کو بھی اس کی قیمت نہیں قرار دیتا کیونکہ میرے آقاؐ کی عزت اس سے بالا ہے کہ کسی فرد یا جماعت کا قتل اس کی قیمت قرار دیا جائے"

"کیونکہ کیا یہ سچ نہیں کہ میرا آقاؐ دنیا کو جِلانے کے لئے آیا تھا نہ کہ مارنے کے لئے۔ وہ لوگوں کو زندگی بخشنے کے لئے آیا تھا نہ کہ ان کی جان نکالنے کے لئے۔ ...غرض محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا کے احیاء میں ہے نہ اس کی موت میں۔ پس میں اپنے نفس میں شرمندہ ہوں کہ اگر یہ دو شخص جو ایک قسم کی موت کا شکار ہوئے ہیں اور بدبختی کی مُہر انہوں نے اپنے ماتھوں پر لگا لی ہے اس صداقت پر اطلاع پاتے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی تھی تو کیوں گالیاں دے کر برباد ہوتے۔ کیوں اس کے زندگی بخش جام کو پاکر ابدی زندگی نہ پاتے اور اس صداقت کا ان تک نہ پہنچنا مسلمانوں کا قصور نہیں تو اور کس کا ہے پس میں اپنے آقاؐ سے شرمندہ ہوں کیونکہ اسلام کے خلاف موجودہ شورش دراصل مسلمانوں کی تبلیغی سُستی کا نتیجہ ہے۔ قانون ظاہری فتنہ کا علاج کرتا ہے نہ کہ دل کا اور میرے لئے اس وقت تک خوشی نہیں جب تک کہ تمام دنیا کے دلوں سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بُغض نکل کر اس کی جگہ آپؐ کی محبت قائم نہ ہو جائے"

(تاریخِ احمدیت جلد پنجم صہ ۵۹۳ - ۵۹۲)

حضرت المصلح الموعودؓ نے ناموسِ رسالت کے دفاع میں جو شاندار خدمات انجام دیں، مسلمانانِ ہند کی جو بے مثال رہنمائی کی اور اپنی ذات کو براہ راست خطرے تک میں ڈال دیا اور دشمنوں کو کیفرِ کردار تک پہنچایا اس پر مسلم پریس نے حضور رضی اللہ عنہ کا بھرپور شکریہ ادا کیا۔

مسلم پریس کا امام جماعت احمدیہ کو خراجِ تحسین

چنانچہ اخبار "مشرق" گورکھپور نے "حضرت امام جماعت احمدیہ کے احسانات" کے عنوان سے لکھا:-

"جناب امام صاحب جماعت احمدیہ کے احسانات تمام مسلمانوں پر ہیں۔ آپ ہی کی تحریک سے "ورتمان" پر مقدمہ چلایا گیا۔ آپ ہی کی جماعت نے "رنگیلا رسول" کے معاملے کو آگے بڑھایا، سرفروشی کی اور جیل خانے سے خوف نہیں کھایا۔... ہندوستان میں جتنے فرقے مسلمانوں میں ہیں سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا ہندوؤں یا دوسری قوموں سے مرعوب ہو رہے ہیں صرف ایک احمدی جماعت ہے جو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح کسی فرد یا جمعیت سے مرعوب نہیں ہے۔ اور خاص اسلامی کام سرانجام دے رہی ہے"۔

"ہم جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتے ہیں کہ وہ سچا کام خدمتِ اسلام کا انجام دے رہی ہے اور اس وقت ہندوستان میں کوئی جماعت اتنا اچھا اور ٹھوس کام نہیں کرتی"۔

(تاریخ احمدیت جلد پنجم صہ ۵۹۵ - ۵۹۴)

اسی طرح لاہور کے مشہور مسلمان اخبار "انقلاب" نے "احمدیوں کی قابلِ قدر خدماتِ اسلامی" کے عنوان سے لکھا:-

"ہم اس فرقہ کی بعض قابلِ قدر خدماتِ اسلامی کا تہہ دل سے اعتراف کرتے ہیں...... ہمیں یقین ہے کہ احمدیوں کی مساعی جاری رہیں گی اور دوسرے مسلمان بھی اس کام میں احمدیوں کی اعانت کریں گے... ہم ان بروقت خدمات کے لئے امام جماعت احمدیہ اور مولوی عبدالرحیم درد صاحب کے بہت شکرگزار ہیں"۔

(انقلاب ۳ راگست ۱۹۲۷ء)

(مرتّب: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ-)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

فارم تجنید، فارم تشخیص بجٹ، انتخاب قائد فارم، رپورٹ فارم مرکز سے ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ پُر کر کے جلد مرکز میں بھجوانے کے لئے ابھی سے کام شروع کر دیں۔ فارم تشخیص بجٹ ہر حال میں ستمبر کے آخر تک پہنچ جانا چاہئے تا آئندہ سال کا بجٹ تیار ہو سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(معتمد مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ ملتان شہر کی تربیتی کلاس

مؤرخہ ۵ اور ۶ جولائی (جمعرات و جمعہ) خدام و اطفال کی یک روزہ تربیتی کلاس منعقد ہوئی جس کے تین اجلاس ہوئے۔

اجلاس اوّل: جمعرات کو بعد نماز عشاء شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ ملتان نے دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح فرمایا۔ عہد دہرانے کے بعد مکرم برکت اللہ محمود صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے درسِ حدیث اور پھر ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔

بعدہٗ خدام و اطفال کا تقریری مقابلہ ہوا اور رات ۱۱ بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔ خدام و اطفال نے مسجد احمدیہ حسین آگاہی میں ہی رات گزاری جمعہ کی صبح ½۳ بجے خدام نے مکرم مربی صاحب کی اقتداء میں نماز تہجد ادا کی۔ پھر نماز فجر کے بعد مکرم مربی صاحب نے درس قرآن مجید دیا۔ درس کے بعد خدام و اطفال کا سیر اور ورزشی مقابلہ جات کا پروگرام تھا جس میں سو گز کی دوڑ، گولہ پھینکنا، کلائی پکڑنا اور ڈنڈ کشی کا مقابلہ ہوا۔

اجلاس دوم ۹ بجے صبح تلقین عمل کے پروگرام میں مکرم پروفیسر ملک مبارک احمد صاحب مجوکہ نے "احمدی طلباء کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر اور مکرم مولوی برکت اللہ محمود صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے "برکاتِ خلافت اور خدام کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ بعد میں مکرم ڈاکٹر عمر دین صاحب سدھو صدرِ اجلاس نے اپنے قیام نائیجیریا کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

اس کے بعد تلاوت قرآنِ مجید اور عام دینی معلومات کا مقابلہ اور ۱۲ بجے کھانا اور نماز جمعہ کے لئے یہ اجلاس ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس بعد نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد صدر صاحب نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں اوّل و دوم آنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔

پھر ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس نے کلاس کی کارگزاری کی رپورٹ اور مکرم قائد صاحب مقامی محمد صدیق صاحب سدھو نے گزشتہ دو سال کی کارکردگی کا مختصر جائزہ پیش کیا۔ پھر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب مہتمم مرکزیہ اور مولوی غلام باری صاحب سیف نے ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔ آخر میں مکرم صدر صاحب نے نہایت مؤثر رنگ میں خطاب فرمایا اور خدام و اطفال کو قیمتی ہدایات سے نوازا۔

بالآخر امیر صاحب مقامی نے اختتامی دعا فرمائی اور اس طرح پانچ بجے شام خدام الاحمدیہ ملتان کی یہ کامیاب تربیتی کلاس ختم ہوئی۔ اختتام کے بعد مجلس عاملہ نے اپنے صدر کے ساتھ گروپ فوٹو کھنچوایا۔ اس کے بعد خدام اور جماعت کے بعض عہدیداران کے ساتھ صدر صاحب نے چائے نوش فرمائی۔

(بشارت اللہ مہر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان و ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

انصار اللہ بھی ۲۹ رمضان المبارک کا حق ادا کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار اللہ کو بھی تحریکِ جدید سے بھرپور تعاون کرنے کے لئے مکلف فرمایا ہوا ہے۔ ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں زیادہ سے زیادہ دوستوں کو شامل کرنے کا خیال اگر اپنے اپنے مقام پر انصار بھائی بھی رکھیں تو وہ اس تقریب کا حق ادا کرنے والے شمار ہوں گے۔ پس انصار بھائیوں سے تاکیدی گزارش ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں مقامی جماعتوں کے ساتھ تعاون فرمائیں اور حضور اقدس کی خاص دعاؤں کے وارث ٹھہریں۔

(قائد تحریکِ جدید۔ انصار اللہ مرکزیہ)

قائدین اضلاع سے درخواست ہے کہ سالانہ اجتماع خدام و اطفال ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر میں جملہ مجالس کی نمائندگی کے لئے کوشش کریں!

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس انصار اللہ ضلع تھرپارکر کا سالانہ اجتماع

الحمدللہ کہ امسال انصار اللہ ضلع تھرپارکر کا اجتماع دو دن کیلئے نہایت کامیابی کے ساتھ تیرہ و چودہ وفا (جولائی) کو کنری (پاک) کی احمدیہ جامعہ مسجد میں منعقد ہوا۔ ناظمِ اعلیٰ سندھ مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب نے اجتماع کا افتتاح فرمایا اور اپنی زریں نصائح سے حاضرین کو نوازا۔ مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ مقیم سکھر، مکرم کرامت اللہ صاحب خادم مربی سلسلہ مقیم محمد آباد اور مکرم چوہدری ہادی علی صاحب مربی سلسلہ مقیم کنری نے تقاریر فرمائیں اور قرآن پاک، تفسیر اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درس دیئے۔ تقریباً ۴۰۰ احباب شاملِ اجتماع ہوئے۔

ورزشی مقابلہ جات کا نہایت دلچسپ پروگرام بھی ہوا جس میں انصار اللہ کے علاوہ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ نے بھی بھرپور حصہ لیا۔ جیتنے والوں نے انعامات حاصل کئے۔

تقریری مقابلہ جات میں بارہ مقررین نے حصہ لیا۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔ دینی معلومات سے متعلق سوال و جواب ایک گھنٹہ تک جاری رہے۔ مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے نہایت اعلیٰ پیرایہ میں جوابات دیئے طعام رہائش کا انتظام نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ کیا گیا۔

(فضل الدین طارق زعیم انصار اللہ کنری)

رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا اے میرے رب میرے علم کو بڑھا (القرآن الحکیم) علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے (فرمانِ رسول اکرمؐ)
بیکار مت بیٹھئے (بیرونی ممالک کی بہت زیادہ ڈیمانڈ کے پیشِ نظر) پاکستان کوئی ہنر سیکھئے
میں اپنی نوعیت کا واحد ادارہ
تیاری بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کے سلیبس کے مطابق کروائی جاتی ہے
نسیم سٹیل فکسر ٹریننگ سینٹر رجسٹرڈ اندرون موچی گیٹ لاہور
ریگولر اور سپیشل کلاسز میں داخلہ جاری ہے
ہمارا ادارہ جمعہ کے روز بھی کام کرتا ہے
• الیکٹریشن • موٹر وائینڈنگ بمعہ فارمولا ڈیزائن • ریفریجریشن و ایئرکنڈیشننگ
• ریڈیو • الیکٹریکل سپروائزر • اور ویلڈنگ (گیس و الیکٹرک)
نئی کلاسز عبد الماجد چغتائی (سابقہ پرنسپل راولپنڈی) کی زیرِ نگرانی شروع کی گئی ہیں
نیز
• سٹیل فکسر • شٹرنگ کارپینٹر • پائپ فٹر • بلڈنگ پینٹر • اور کنسٹرکشن فورمین
کم فیس | ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی | کم مدت
نوٹ: تمام میٹریل طلباء کو انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے فری دیا جاتا ہے اور عملی کام کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ عربی بول چال فری سکھائی جاتی ہے (داخلہ جاری ہے۔ کلاسز صبح، دوپہر اور شام۔ پراسپیکٹس مفت حاصل کریں۔)
احمدی احباب کے لئے فیس میں ۱۵٪ رعایت
نسیم سٹیل فکسر اینڈ الیکٹرونک ٹریننگ سینٹر اندرون موچی گیٹ لاہور فون 65540 / 55411
برانچ: 65/A کشمیر روڈ نزد جی ٹی ایس سٹینڈ صدر راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۲۰۸

میں ڈاکٹر محمد عبدالعزیز ولد مرحوم مولوی صغر علی صاحب قوم احمدی پیشہ [illegible]ت عمر ۴۴ سال بیعت ۱/۶۱ ساکن [illegible] پور ضلع بنگلہ دیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۷۴ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

زرعی زمین ۳۰ ڈسمل مالیت ۵۰۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت [illegible] کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ [illegible] وصیت یا حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد ڈاکٹر محمد عبدالعزیز ولد مرحوم صغر علی صاحب نندن پور کمیلا انجمن احمدیہ ضلع کمیلا۔

گواہ شد ابوالخیر محب اللہ عفی عنہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

گواہ شد عبدالرحمن سیکرٹری وصیت جماعت احمدیہ بنگلہ دیش۔

مسل نمبر ۲۴۲۰۹

میں اعجاز احمد رؤف ولد عبدالجبار صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۷۹ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد اعجاز احمد رؤف
۲/۳ دارالبرکات ربوہ۔

گواہ شد عبدالباری قیوم معتمد مقامی ربوہ۔

گواہ شد خواجہ عبدالمومن نائب مہتمم مقامی ربوہ

مسل نمبر ۲۴۲۱۰

میں ممتاز بیگم (شوئی زن فانگ) زوجہ محمد عثمان (چاؤ چینگ منی) قوم چینی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت ۱۲/۷۸ ۳۰ ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۸ ۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اسی پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامتہ ممتاز بیگم زوجہ محمد عثمان صاحب احمدیہ مسجد مبارک۔ کینٹ بازار۔ ڈرگ روڈ کراچی ۸۔

گواہ شد محمد علی قائد مجلس ڈرگ روڈ کراچی۔

گواہ شد مولوی صدرالدین کھوکھر سیکرٹری رشتہ ناطہ کراچی

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کے لئے
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

فضلِ عمر درس القرآن کے بارے میں تصحیح

امسال منعقد ہونے والی فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے ضمن میں نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) کی طرف سے شائع ہونے والے اعلانات میں بعض اغلاط کی تصحیح فرمالی جائے۔

۱۔ بعض اعلانات میں امسال منعقد ہونے والی فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے متعلق چودھویں کلاس کے الفاظ شائع ہوتے رہے ہیں جو درست نہیں ترتیب کے لحاظ سے یہ پندرھویں کلاس تھی۔

۲۔ ۲۳ر تاریخ کو شائع ہونے والے ایک تعارفی مضمون میں منتظمین کی فہرست میں منتظم صاحب آب رسانی وصفائی مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب کا نام درج ہونے سے رہ گیا تھا۔ مکرم چوہدری صاحب اپنا کام نہایت خوش اسلوبی سے ادا کرتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر بخشے۔

۳۔ مورخہ ۲۳ر جولائی کے تعارفی مضمون میں سب سے کم عمر طالبہ کی عمر گیارہ سال بتائی گئی ہے مگر پڑتال پر معلوم ہوا کہ سب سے کم عمر طالبہ سیدہ صدفہ ماھم بنت سید عزیز احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ عمر ساڑھے نو سال تھی۔ اس کا رول نمبر ۱۰۲۰ ہے۔

۴۔ ۲۵ر اور ۲۹ر جولائی کی رپورٹوں میں پاکستان بھر سے شامل ہونے والی جماعتوں کی تعداد ۲۱۴ بتائی گئی ہے اصل تعداد ۱۸۷ ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

درخواستِ دعا

۱۔ خاکسار عرصہ اڑھائی سال سے اپنے کاروبار کے ابتدائی مراحل کی مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب وبزرگان سے درخواستِ دعا ہے کہ خداوند کریم پریشانیاں اور مشکلات دور فرمائے۔ آمین۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سید محمد خیر البشر)

۲۔ میری خوشدامن اہلیہ مولوی فیض احمد صاحب مبلغ شموگا (انڈیا) بیمار ہیں ان کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اکرم عزیز کارکن دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

سیکرٹری صاحبان تحریک جدید کا فرض!

جماعت کے ہر فرد کو ۲۹ر رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست کی برکات میں شامل کرنے کے لئے سیکرٹری صاحبان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ سب کو سَو فیصد ادائیگی کی تحریک فرماتے رہیں۔ سیکرٹری صاحبان مقامی احباب و خواتین کی سَو فیصد ادائیگی کرنے والوں کی فہرست ۲۳-۸-۷۹ سے پہلے دفتر وکیل المال اوّل میں پہنچا دیں تا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کی جا سکے۔

سیکرٹری صاحبان محض رضائے الٰہی کے حصول کے لئے بڑی تندہی اور مستعدی سے اپنے فرائض ادا کریں اور اُسی قدر اس کے غیر معمولی فضلوں کے وارث بننے کی سعی بلیغ فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

فطرانہ و عید فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک کے مہینہ میں احباب روحانی ترقی کیلئے کثرت سے عبادات اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قرب اور حصولِ فضل کا ذریعہ ہے۔ اس کی ادائیگی ہر مومن مرد، عورت حتیٰ کہ ہر نوزائیدہ بچہ پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی تین سیر گندم ہے جو نقدی کی صورت ۳/۵۰ (ساڑھے تین روپیہ) فی کس بنتی ہے۔ پوری شرح سے عدم استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے بھی ادائیگی ہو سکتی ہے۔

فطرانہ کی رقم کا ۱/۴ حصہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بطور فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔ مرکز میں وصول شدہ فطرانہ نظامِ سلسلہ کے تحت مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے باقی رقم مقامی طور پر مستحق غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔ کوشش کی جائے کہ عید الفطر سے قبل یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

(۲) فطرانہ کے علاوہ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے فرد کے لئے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں خدا کے فضل سے بہت بڑھ چکی ہیں اس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسب استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رُو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا قبولیت کا موجب بنائے۔ آمین

نوٹ:۔ ربوہ کے جملہ محلہ جات کے صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ حسب سابق فطرانہ کا ۱/۴ حصہ دفتر خزانہ میں جمع کروائیں۔ باقی رقم حلقہ کے غرباء میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

خوشنویسی سیکھئے! باعزت روزی کمائیے!

کم از کم میٹرک تک تعلیم یافتہ اور خوشنویسی کا ذوق رکھنے والے باعزم اور مستقل مزاج نوجوان بہترین ذریعہ آمد حاصل کرنا چاہتے ہوں تو وہ خوشنویسی کی تربیت حاصل کرنے کے بارے میں تفصیلات کے لئے منشی نور الدین خوشنویس، ہیڈ کاتب روزنامہ الفضل ربوہ ۵/۹ دار العلوم غربی ربوہ سے ملیں۔

(ادارہ)

ایف۔ ایس سی کے طلباء کیلئے فری کوچنگ کلاسز شروع ہو گئیں

ایف۔ ایس سی کے طلباء کے لئے احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام ایوان محمود ربوہ میں مندرجہ ذیل مضامین کی فری کلاسز ۴-۸-۷۹ سے شروع کی جا چکی ہیں۔ جہاں ایف۔ ایس سی کے ان طلباء کیلئے جو ستمبر میں بورڈ کا امتحان دے رہے ہیں کورس کی مکمل دُہرائی کروائی جائے گی۔ پہلے دن فرسٹ ایئر اور سیکنڈ ایئر کے بارہ طلباء شامل ہوئے۔ ٹائم ٹیبل درج ذیل ہے۔ طلباء کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھائیں۔

			نام استاد
۱۔ ریاضی	صبح ۷ بجے	تا ۴۵-۷	مکرم پیر بشارت احمد صاحب
۲۔ کیمسٹری	۴۵-۷ 〃	۳۰-۸	〃 نصیر احمد خان صاحب
۳۔ فزکس	۳۰-۸ 〃	۱۵-۹	مرزا مجید احمد
۴۔ بیالوجی	۱۵-۹ 〃	۰۰-۱۰	〃 سید قمر سلیمان احمد صاحب
۵۔ انگلش	۰۰-۱۰ 〃	۰۰-۱۱	〃 بی۔ اے خان صاحب

خاکسار مرزا مجید احمد نصر اللہ
انچارج کلاس

اعلان نکاح

میرے بھتیجے عزیزم مشرف احمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ روحی تبسم بنت خواجہ عبد اللطیف صاحب لاہور بالعوض مبلغ دس ہزار روپے حق مہر مکرم مولوی عبد العزیز شاہد مربی جماعت احمدیہ دار الذکر لاہور نے مورخہ ۲۳-۷-۷۹ کو پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے برکت کا موجب ہو۔

(خاکسار۔ مرزا بشارت احمد۔ راولپنڈی)

ولادت

مورخہ ۲۲-۶-۷۹ کو میرے بڑے بھائی جان چوہدری خالد لطیف صاحب پروپرائٹر کراچی بکڈپو کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا بچہ عطا فرمایا ہے جو کہ مرحوم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب سابق سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی کا نواسہ ہے۔ حضور نے نومولود کا نام سعد بن مہدی رکھا ہے۔ جملہ احباب اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بچے کی درازیٔ عمر اور نیک اطوار ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار چوہدری شوکت امین ابن بابو محمد حمید احمد۔ کراچی ۳۸)

حضرت حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر ○ گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۴۴۴۲
ربوہ ○ بالمقابل ایوان محمود فون ۶۳۸
نگران
حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان
رجسٹرڈ درجہ اوّل

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ فون ۵۳۵